احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

جمعہ 13 فروری 2004ء 21 ذوالحج 1424 ہجری-13 تبلیغ 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 34

جمعہ 13 فروری 2004ء

نبیوں کی تعداد

حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا نبیوں کی تعداد کتنی ہے

فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار۔

(مستدرک حاکم کتاب تواریخ المتقدمین باب ذکر نبی اللہ وروحہ عیسی جلد نمبر 2 ص 652 حدیث نمبر 4166)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تمام انبیاء علیہم السلام جو دنیا میں آئے ہیں؛ اگرچہ انہوں نے جو احکام دنیا کو سنائے وہ مبسوط اور مطوّل تھے اور بہت کچھ جزئیات بھی بیان کر دیں اور تمام امور جو توحید، تہذیب، معاملات اور معاد کے متعلق ہوتے ہیں غرض جس قدر امور انسان کو چاہئیں، ان سب کے متعلق وہ ہر قسم کی ہدایتیں اور تعلیمیں لوگوں کو دیا کرتے تھے۔ باوجود ان ساری جزئی تعلیموں اور ہدایتوں کے ہر ایک نبی کی اصل غرض اور مقصد یہ رہا ہے کہ لوگ گناہوں سے نجات پا کر اور ہر قسم کی بدیوں اور بدکاریوں سے بکلی نفرت کر کے خدا ہی کے لئے ہو جاویں۔ انسانی پیدائش کی اصل غرض اور مقصد بھی یہی ہے کہ وہ خدا کے لئے ہو جائے۔ اس لئے انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض اسی مقصد کی طرف انسان کو رہبری کرنا ہوتا ہے تا کہ وہ اپنی گم گشتہ متاع اور مقصد کو پھر حاصل کر لے۔ گناہ اگرچہ بہت ہیں اور ان کے بہت سے شعبے اور شاخیں ہیں۔ یہاں تک کہ ہر ادنیٰ قسم کی غفلت بھی گناہ میں داخل ہے۔ لیکن عظیم الشان گناہ جو اس مقصد عظیم کے بالمقابل انسان کو اصل مقصد سے ہٹانے کے لئے پڑا ہوا ہے، وہ شرک ہے۔ انسان کی پیدائش کی اصل غرض اور مقصد یہ ہے کہ وہ خدا ہی کے لئے ہو جائے اور گناہ اور اس کے محرکات سے بہت دور رہے اس لئے کہ جوں جوں بدقسمت انسان اس میں مبتلا ہوتا ہے، اسی قدر اپنے اصل مدعا سے دور ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ آخر گرتے گرتے ایسی سفلی جگہ پر جا پڑتا ہے جو مصائب اور مشکلات اور ہر قسم کی تکلیفوں اور دکھوں کا گھر ہے جس کو جہنم بھی کہتے ہیں۔

دیکھو انسان کا اگر کوئی عضو اپنی اصلی جگہ سے ہٹا دیا جائے۔ مثلاً بازو ہی اگر اتر جاوے یا ایک انگلی یا انگوٹھا ہی اپنے اصلی مقام سے ہٹ جاوے، تو کس قدر درد اور کرب پیدا ہوتا ہے۔ یہ جسمانی نظارہ روحانی اور اخروی عالم کے لئے ایک زبردست دلیل ہے اور جہنم کے وجود پر ایک گواہ ہے۔ گناہ یہی ہوتا ہے کہ انسان اس مقصد سے جو اس کی پیدائش سے رکھا گیا ہے، دور ہٹ جاوے۔ پس اپنے محل سے ہٹنے میں صاف درد کا ہونا ضروری ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 56)

نماز جنازہ حاضر وغائب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4 فروری 2004ء کو بیت الفضل لندن میں درج ذیل احباب وخواتین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرم محمد انور زاہد صاحب آف ربوہ

مکرم محمد انور زاہد صاحب مورخہ 30 جنوری 2004ء کو بعمر 65 سال لندن میں وفات پا گئے۔ مرحوم موصی تھے۔ 25 جنوری کو دل کے آپریشن کیلئے ہسپتال میں داخل ہوئے لیکن آپریشن سے جانبر نہ ہو سکے۔ آپ نمازوں کی ادائیگی باقاعدگی سے بیت الذکر میں کیا کرتے تھے۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ 5 بیٹے اور 2 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب

آپ مورخہ 15 جنوری 2004ء بروز جمعرات ربوہ میں بعمر 77 سال وفات پا گئے۔ مرحوم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے صدر رہے۔ آپ نے انڈونیشیا میں بطور مربی سلسلہ کے بھی خدمات کی توفیق پائی اور جامعہ احمدیہ میں استاد رہے۔ ان کے بیٹے مکرم صاحبزادہ عبدالصمد احمد صاحب اس وقت سیکرٹری مجلس کارپرداز کے طور پر خدمات بجالا رہے ہیں۔ پسماندگان میں بیگم صاحبہ کے علاوہ 3 بیٹے اور 4 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مکرم سمیع اللہ قمر صاحب (مربی سلسلہ)

مکرم سمیع اللہ قمر صاحب امیر ومشنری انچارج زمبابوے نے مورخہ 28 دسمبر 2003ء کو ہرارے زمبابوے میں وفات پائی۔ 28 دسمبر کی صبح ان کو دل کا دورہ پڑا۔ دوپہر 2 بجے کے قریب آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

آپ مکرم عطاء اللہ صاحب سابق اسسٹنٹ مینیجر سندھ جیننگ وپراسیسنگ فیکٹری، کنری سندھ کے بیٹے تھے۔ 1969ء میں زندگی وقف کی اور 1977ء میں خدمت سلسلہ کا آغاز کیا۔ تقریباً ساڑھے دس سال تک پاکستان کی مختلف جماعتوں میں بطور مربی سلسلہ

باقی صفحہ 8 پر

شمائل احمد

آپ تھوڑا دینا جانتے ہی نہ تھے

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب بیان کرتے ہیں:

حافظ نور احمد صاحب سوداگر پشمینہ لودہانہ حضرت مسیح موعود کے پرانے اور مخلص خدام میں سے ہیں۔ ان کو اپنے تجارتی کاروبار میں ایک بار سخت خسارہ ہوگیا۔ اور کاروبار قریباً بند ہی ہو گیا۔ انہوں نے چاہا۔ کہ وہ کسی دوسری جگہ چلے جاویں۔ اور کوئی اور کاروبار کریں۔ تاکہ اپنی مالی حالت کی اصلاح کے قابل ہو سکیں۔ حضرت مسیح موعود کی زندگی میں برابر خط و کتابت رکھتے تھے۔ اور سلسلہ کی مالی خدمت اپنی طاقت اور توفیق سے بڑھ کر کرتے رہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی داد و دہش اور جود و سخا کے متعلق میں تو ایک ہی بات کہتا ہوں کہ آپ تھوڑا دینا جانتے ہی نہ تھے۔ اپنا ذاتی واقعہ بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں نے جب اس سفر کا ارادہ کیا۔ تو حضرت مسیح موعود سے کچھ روپیہ مانگا۔ حضور ایک صندوقچی جس میں روپیہ رکھا کرتے تھے۔ اٹھا کر لے آئے۔ اور میرے سامنے صندوقچی ہی رکھ دی کہ جتنا چاہو لے لو اور حضور کو اس سے بہت خوشی تھی۔ میں نے اپنی ضرورت کے موافق لے لیا۔ گو حضور یہی فرماتے رہے۔ کہ سارا ہی لے لو۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ دوستوں کے ساتھ تو آپ کا معاملہ ہی الگ تھا۔ وہ اپنے مال کو دوستوں ہی کا مال عملاً سمجھتے تھے۔ اور اس معاملہ میں آپ کو اس سے تکلیف ہوتی اگر کوئی خادم مغائرت کرے۔ حضرت مولانا نورالدین صاحب نے ایک مرتبہ آپ سے کچھ قرض لیا۔ جب انہوں نے اس روپیہ کو حضرت کی خدمت میں واپس بھیجا۔ تو حضرت نے ناپسند فرمایا۔ اور واپس کر کے فرمایا۔ کہ آپ ہمارے روپیہ کو اپنے روپیہ سے الگ سمجھتے ہیں۔

(سیرۃ حضرت مسیح موعود ص 316)

ان کی خوشی ثواب ہے ناراضگی عذاب

کانٹوں کے درمیاں ہی تو کھلتے ہیں سب گلاب
اور تیرگی سے شب کی نکلتا ہے آفتاب

اس کا کوئی حساب نہ اِس کا کوئی شمار
رحمت بھی بے کراں ہے معاصی بھی بے حساب

کب تک منائیں خیر کہاں تک ہو اعتبار
انساں کی زندگی ہے مچلتا ہوا حباب

دستِ حنائے ناز پہ رکھا ہوا گلاب
جیسے کہ آفتاب ہو بالائے آفتاب

سادہ بہت ہی شرح ثواب و عذاب ہے
ان کی خوشی ثواب ہے ناراضگی عذاب

بچپن چلا گیا ہے جوانی چلی گئی
لگتا ہے جاگتے میں یہ دیکھے ہیں دونوں خواب

ہر رات ان سے کرتے ہیں راز و نیاز ہم
بجھتی نہیں ہے آگ نہ جاتا ہے اضطراب

آئی اللہ اللہ کے جو بوئے گلِ حجاز
محسوس یوں ہوا کہ ہیں چاروں طرف گلاب

خالد ہدایت بھٹی

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

پردہ کی ضرورت، اہمیت اوراس کا طریق

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

قرآن کریم

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

مومنوں کو کہہ دے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ بات ان کے لئے زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے۔ یقیناً اللہ جو وہ کرتے ہیں، اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

اور مومن عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے کہ جو اس میں سے از خود ظاہر ہو۔ اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈال لیا کریں۔ اور اپنی زینتیں ظاہر نہ کیا کریں مگر اپنے خاوندوں کے لئے یا اپنے باپوں یا اپنے خاوندوں کے باپوں یا اپنے بیٹوں کے لئے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کے لئے یا اپنے بھائیوں اور اپنے بھائیوں کے بیٹوں یا اپنی بہنوں کے بیٹوں یا اپنی عورتوں یا اپنے زیرنگیں مردوں کے لئے یا مردوں میں ایسے خادموں کے لئے جو کوئی (جنسی) حاجت نہیں رکھتے یا ایسے بچوں کے لئے جو عورتوں کی پردہ دار جگہوں سے بے خبر ہیں۔ اور وہ اپنے پاؤں اس طرح نہ ماریں کہ (لوگوں پر) وہ ظاہر کر دیا جائے جو (عورتیں عموماً) اپنی زینت میں سے چھپاتی ہیں۔ اور اے مومنو! تم سب کے سب اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

(سورۃ نور آیت 32-31)

احادیث

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل احادیث پردہ کے سلسلہ میں قابل توجہ ہیں۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حد سے بڑھی ہوئی بے حیائی انسان کو بدنما بنا دیتی ہے اور شرم وحیا انسان کو خوش نما، خوبصورت اور باوقار بنا دیتی ہے۔ (ترمذی ابواب البرّ والصلۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخیوں کے دو گروہ ایسے ہیں کہ ان جیسا میں نے کسی گروہ کو نہیں دیکھا ایک وہ جن کے پاس بیل کی دموں کی طرح کوڑے ہوتے ہیں جن سے وہ لوگوں کو مارتے پھرتے ہیں اور دوسرے وہ عورتیں جو کپڑے تو پہنتی ہیں لیکن حقیقت میں وہ ننگی ہوتی ہیں۔ ناز سے لچکیلی چال چلتی ہیں۔ لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے جتن کرتی پھرتی ہیں، بختی اونٹوں کی لچکدار کوہانوں کی طرح ان کے سر ہوتے ہیں ان میں سے کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگی اور اس کی خوشبو تک نہ پائے گی۔ حالانکہ اس کی خوشبو بہت دور کے فاصلے سے بھی آسکتی ہے۔

(مسلم کتاب اللباس)

ارشادات مسیح موعود

پردہ سے متعلق مذکورہ سورۃ النور کی آیات قرآنیہ کی تفسیر وتشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"ان آیات میں خداتعالیٰ نے خلق احصان یعنی عفت کے حاصل کرنے کے لئے صرف اعلیٰ تعلیم ہی نہیں فرمائی بلکہ انسان کو پاکدامن رہنے کے لئے پانچ علاج بھی بتلا دئے ہیں یعنی یہ کہ:

1۔ اپنی آنکھوں کو نامحرم پر نظر ڈالنے سے بچانا۔
2۔ کانوں کو نامحرموں کی آواز سننے سے بچانا۔
3۔ نامحرموں کے قصے نہ سننا۔
4۔ اور ایسی تمام تقریبوں سے جن میں اس بدفعل کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو اپنے تئیں بچانا۔
5۔ اگر نکاح نہ ہو تو روزہ رکھنا وغیرہ۔

اس جگہ ہم بڑے دعویٰ کے ساتھ کہتے ہیں کہ یہ اعلیٰ تعلیم ان سب تدبیروں کے ساتھ جو قرآن شریف نے بیان فرمائی ہیں۔ صرف (۔) ہی سے خاص ہے اور اس جگہ ایک نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے اور وہ یہ ہے کہ چونکہ انسان کی وہ طبعی حالت جو شہوت کا منبع ہے جس سے انسان بغیر کسی کامل تغیر کے الگ نہیں ہوسکتا یہی ہے کہ اس کے جذبات شہوت محل اور موقعہ پا کر جوش مارنے سے رہ نہیں سکتے یا یوں کہو کہ سخت خطرہ میں پڑ جاتے ہیں اس لئے .... ہمیں تاکید ہے کہ ہم نامحرم عورتوں کو اور ان کی زینت کی جگہ کو ہرگز نہ دیکھیں نہ پاک نظر سے اور نہ ناپاک نظر سے اور ان کی خوش الحانی کی آوازیں اور ان کے حسن کے قصے نہ سنیں نہ پاک خیال سے اور نہ ناپاک خیال سے بلکہ ہمیں چاہئے کہ ان کے سننے اور دیکھنے سے نفرت رکھیں جیسا کہ مردار سے تا ٹھوکر نہ کھاویں۔ کیونکہ ضرور ہے کہ بے قیدی کی نظروں سے کسی وقت ٹھوکریں پیش آویں۔ سو چونکہ خداتعالیٰ چاہتا ہے کہ ہماری آنکھیں اور دل اور ہمارے خطرات سب پاک رہیں اس لئے اس نے یہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم فرمائی اس میں کیا شک ہے کہ بے قیدی ٹھوکر کا موجب ہو جاتی ہے اگر ہم ایک بھوکے کتے کے آگے نرم نرم روٹیاں رکھ دیں اور پھر ہم امید رکھیں کہ اس کتے کے دل میں خیال تک ان روٹیوں کا نہ آوے تو ہم اپنے خیال میں غلطی پر ہیں۔ سو خداتعالیٰ نے چاہا کہ نفسانی قویٰ کو پوشیدہ کارروائیوں کا موقع بھی نہ ملے اور ایسی کوئی بھی تقریب پیش نہ آوے جس سے بدخطرات جنبش کرسکیں۔

.... پردہ کی یہی فلاسفی اور یہی ہدایت شرعی ہے۔ خدا کی کتاب میں پردہ سے یہ مراد نہیں کہ فقط عورتوں کو قیدیوں کی طرح حراست میں رکھا جائے یہ ان نادانوں کا خیال ہے جن (۔) طریقوں کی خبر نہیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ عورت مرد دونوں کی آزادنظر اندازی اور اپنی زینتوں کے دکھانے سے روکا جائے کیونکہ اس میں دونوں مرد اور عورت کی بھلائی ہے"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ صفحہ 29-30)

ارشادات خلفاء سلسلہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا:

"گھونگھٹ کا پردہ بہ نسبت اس پردہ کے جو آج کل ہمارے ملک میں رائج ہے زیادہ محفوظ تھا...... بہرحال ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ دینی احکام پر عمل کرے (چہرے کا پردہ کرے) اور اگر کہیں اس عمل میں کمزوری پائی جاتی ہو تو اسے دور کرے"۔

(الفضل 5 اپریل 1960ء)

حضرت مصلح موعود پردہ کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"شرعی پردہ جو قرآن شریف سے ثابت ہے یہ ہے کہ عورت کے بال گردن اور چہرہ کانوں کے آگے تک ڈھکا ہوا ہو۔ اس حکم کی تعمیل میں مختلف ممالک میں اپنے حالات اور لباس کے مطابق پردہ کیا جاسکتا ہے"

(الفضل 8 نومبر 1924ء)

"ہاتھ کے جوڑ کے اوپر سارے کا سارا حصہ پردہ میں شامل ہے"۔ (الازہار لذوات الخمار حصہ دوم ص 153)

"وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ (۔) منہ چھپانے کا حکم نہیں ان سے ہم پوچھتے ہیں کہ قرآن کریم تو کہتا ہے کہ زینت چھپاؤ اور سب سے زیادہ زینت کی چیز چہرہ ہی ہے۔ اگر چہرہ چھپانے کا حکم نہیں تو پھر زینت کیا چیز ہے جس کو چھپانے کا حکم دیا گیا ہے۔ بیشک ہم اس حد تک قائل ہیں کہ چہرہ کو اس طرح چھپایا جائے کہ اس کا صحت پر کوئی برا اثر نہ پڑے۔ مثلاً باریک کپڑا ڈال لیا جائے یا عرب عورتوں کی طرز کا نقاب بنا لیا جائے۔ جس میں آنکھیں اور ناک کا نتھنا آزاد رہتا ہے مگر چہرہ کو پردہ سے باہر نہیں رکھا جاسکتا"۔

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 301)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:

"قرآن نے پردہ کا حکم دیا ہے انہیں (احمدی مستورات کو) بہرحال پردہ کرنا پڑے گا یا وہ جماعت کو چھوڑ دیں کیونکہ ہماری جماعت کا یہ موقف ہے کہ قرآن کریم کے کسی حکم سے تمسخر نہیں کرنے دیا جائے گا نہ زبان سے اور نہ عمل سے اسی پر دنیا کی ہدایت اور حفاظت کا انحصار ہے۔" (الفضل 25 نومبر 1978ء)

فرمایا:

"میں ایسی خواتین سے جو پردہ کو ضروری نہیں سمجھتیں پوچھتا ہوں کہ انہوں نے پردہ کو ترک کرکے .... کی کیا خدمت کی .... آج بعض یہ کہتی ہیں کہ ہمیں یہاں پردہ نہ کرنے کی اجازت دی جائے پھر کہیں گی ننگ دھڑنگ سمندر میں نہانے اور ریت پر لیٹنے کی اجازت دی جائے پھر کہیں گی شادی سے پہلے بچے جننے کی اجازت دی جائے۔ میں کہوں گا پھر تمہیں دوزخ میں جانے کے لئے بھی تیار رہنا چاہئے .... وہ اپنے آپ کو ٹھیک کرلیں قبل اس کے کہ خدا کا قہر نازل ہو"۔ (دورہ مغرب)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا:

"بڑی شدت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ تحریک ڈالی ہے کہ احمدی مستورات بے پردگی کے خلاف جہاد کا اعلان کریں کیونکہ اگر آپ نے بھی یہ میدان چھوڑ دیا تو پھر دنیا میں اور کون سی عورتیں ہوں گی جو (۔) اقدار کی حفاظت کے لئے آگے آئیں گی"

(الفضل 28 فروری 1983ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک اور موقع پر پردہ سے متعلق فرمایا کہ:

"یہاں نشوونما پانے والی بچیاں اپنے سر کے بالوں کے بارے میں ایک ذہنی الجھن میں مبتلا ہیں۔ وہ سمجھتی ہیں کہ بالوں کو ڈھانک کر رکھنا ایک دقیانوسی بات ہے۔ اس لئے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف نیم دلی سے قدم اٹھاتی ہیں نہ کہ بشاشت قلبی سے۔ وہ دراصل یہ کہہ رہی ہوتی ہیں کہ "اے خدا! تو ہمیں اسی طور سے قبول فرمالے کہ ہم دوپٹہ اوڑھے ہوئے ہیں مگر اس طور سے جس طور سے یہودی اپنے سر کی پشت پر ایک چھوٹی سی "چینی نما" ٹوپی پہنے ہوئے ہوتا ہے۔ پس تو اپنی طرف اٹھا ہوا یہ ادھورا قدم بھی قبول فرمالے لیکن اگر آپ سب کچھ یہ خدا کی خاطر کرتی ہیں تو پھر یہ بالکل نامناسب ہے۔ یاد رکھیں کہ عورتوں کے خدوخال کا سب سے دلکش حصہ ان کے بال ہوتے ہیں بالخصوص جب کہ وہ سامنے کی طرف لٹکے ہوئے ہوں۔ بعض لڑکیوں کو میں نے دیکھا ہے کہ جب وہ دوپٹہ اپنے سر پر کھینچتی ہیں تو ایسے طریق سے کہ جس سے ان کے بال سامنے کی طرف جھک آئیں اور ایسا کرکے وہ یہ خیال کرلیتی ہیں کہ اب میں دونوں معاشروں کی لڑکی نظر آؤں گی (۔) معاشرہ کی بھی اور غیر (۔) معاشرہ کی بھی"، مگر یہ نامناسب ہے آپ لوگوں کو احمقانہ کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ جس بات پر میں زور دینا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ دوپٹہ اوڑھنے یا پردہ وغیرہ کرنے سے قبل آپ لوگوں کو اپنے آپ سے یہ سوال کرنا چاہئے کہ "کیا میں خدا تعالیٰ کی زیادہ پرواہ کرتی ہوں یا انسانوں کی؟" اگر جواب یہ ہو کہ میں انسانوں کے

مقابل پر خدا کی زیادہ پرواہ کرتی ہوں تو انسانوں کی واہ واہ سے آپ بے نیاز ہو جائیں گی۔ وہ جو چاہیں کہتے پھریں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ صرف اللہ ہی اللہ باقی رہ جائے گا یہ سب سے اہم ترین سوال ہے جو آپ لوگوں کو دوپٹہ وغیرہ اوڑھنے یا باقاعدہ طور پر پردہ اختیار کرنے سے پہلے ضرور اپنے آپ سے پوچھنا چاہئے۔ اگر آپ کے سر کے بال یہ فیصلہ کرلیں کہ ہمیں صرف اس بات کی پرواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے متعلق کیا کہتا ہے تب آپ کو لوگوں کی باتوں کی ایک ذرہ بھر بھی پرواہ نہ ہوگی"۔ (بچوں کی کلاس 6.6.98)

آقا! میں نافرمان نہیں ہوں۔ مگر مجھے اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ تو نے پردہ نہیں اتارنا میں ایک عورت ہوں اور میرا نام خولہ ہے۔ بہر حال انہوں نے پردہ نہیں اتارا"

(فیوض الاسلام، ترجمہ فتوح الشام صفحہ 98 تا 101)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کچھ عرصہ قبل محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ربوہ کو ایک خط میں بعض ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ:

"برقعوں میں حد سے زیادہ فیشن کے رجحان کو بھی کم کریں۔ ہر اجلاس میں احمدی بچی کا مقام ان کو بتائیں۔ مجھے زیادہ بڑے بڑے کام نہیں چاہئیں۔ ان باتوں پر دھیان دیں۔ نمازوں کی عادت، پردہ کی پابندی، اولاد کی تربیت اور فیشن کی اندھا دھند تقلید سے بچنا۔ ان تمام پہلوؤں کے حوالے سے جائزہ لیں۔ آپ کے پاس کوائف ہونے چاہئیں۔ باہر کے محلوں میں خاص نگرانی کی ضرورت ہے"۔

برقع کیسا ہونا چاہئے؟

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

"برقع زرق برق اور نمائشی نہیں ہونا چاہئے۔ نہ برقع کا کپڑا ایسا ہو جو نمائش پیدا کرے نہ اس کی کاٹ اور سلائی میں تکلف اختیار کیا جائے۔ بلکہ برقع سادہ کپڑے کا سادہ طریق پر سلا ہوا۔ ڈھیلا ڈھالا اور جسم کی بناوٹ کو چھپانے والا ہونا چاہئے۔ تا کہ برقع کی اصل غرض پوری ہو۔ نہ یہ کہ برقع بجائے خود نمائش کا موجب اور جسم کی بناوٹ کو ظاہر کرنے والا ہو"۔

اللہ تعالیٰ ہمیں شریعت کے اس حکم کی پابندی کرنے اور پردہ کی حقیقی روح کو قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضرت خولہؓ کا واقعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جلسہ سالانہ 1982ء کے موقع پر خواتین سے خطاب کرتے ہوئے پردہ کے تعلق میں ایک بہت ہی ایمان افروز واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"ابتدا میں امہات المومنین اور دوسری بہت سی خواتین تھیں جو پردہ کا اہتمام کرتے ہوئے جنگوں میں بھی حصہ لیتی رہیں۔ جنگ احد میں شامل ہوئیں۔ اسی طرح دوسری جنگوں میں حصہ لیا اور بڑی بڑی خدمات سرانجام دیں۔

حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ آپ نے سنا ہوا ہے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ایک دفعہ رومیوں کے ساتھ ایک معرکہ درپیش تھا جس میں رومیوں کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ خطرہ تھا مسلمانوں کے پاؤں نہ اکھڑ جائیں۔ لڑائی کے دوران مسلمانوں نے ایک نقاب پوش زرہ بکتر بند سوار کو اس حالت میں دیکھا کہ وہ پلٹ پلٹ کر دشمن کی فوج پر حملہ کر رہا ہے۔ اور جدھر جاتا ہے کشتوں کے پشتے لگا دیتا ہے۔ صفوں کو چیرتا ہوا کبھی ادھر نکل جاتا ہے اور کبھی ادھر آ جاتا ہے اس کو دیکھ کر مسلمان لشکر نے آپس میں باتیں شروع کیں کہ یہ تو ہمارے سردار حضرت خالدؓ بن ولید کے سوا اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ "سیف اللہ" یعنی اللہ کی تلوار کے سوا کس کی طاقت ہے کہ اس شان کے حملے کرے۔ اتنے میں انہوں نے حضرت خالدؓ بن ولید کو آتے دیکھا بڑے متعجب ہوئے اور ان سے کہا اے سردار! یہ سوار کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے بھی اس کا پتہ نہیں۔ میں تو اس قسم کے جری اور بہادر سوار کو پہلی دفعہ دیکھ رہا ہوں۔ اسی اثنا میں وہ سوار اس حال میں واپس لوٹا کہ خون سے لت پت تھا اور اس کا گھوڑا بھی پسینے میں شرابور اور دم توڑنے کے قریب تھا۔ وہ گھوڑے سے اترا تو خالد بن ولید آگے بڑھے اور کہا اے اسلام کے مجاہد! بتا تو کون ہے؟ ہماری نظریں تجھے دیکھنے کو ترس رہی ہیں۔ اپنے چہرے سے نقاب اتار۔ لیکن اس نے کوئی توجہ نہ کی۔ نہ زرہ اتاری، نہ پردہ اتارا، خالدؓ بن ولید حیران ہوئے کہ اتنا بڑا مجاہد اور اطاعت کا یہ حال ہے؟ انہوں نے پھر کہا کہ اے جوان! ہم تجھے دیکھنے کے لئے ترس رہے ہیں۔ اپنے چہرے سے پردہ اتار۔ اس پر اس سوار نے کہا اے

مرزا لطیف احمد صاحب

مکرم چوہدری عبدالقیوم صاحب کا ذکر خیر

21 راگست 2003ء کو صدر جماعت احمدیہ سرائے عالمگیر (ضلع گجرات) چوہدری عبدالقیوم صاحب کا اسلام آباد میں انتقال ہوا۔

خاکسار 1975ء میں ملٹری کالج جہلم (سرائے عالمگیر) میں ملازم ہوا اور 2000ء میں ریٹائر ہوا۔ 25 سال تک اس فرشتہ سیرت انسان کی رفاقت حاصل رہی۔ 1975ء ہی میں ان کے ذریعے اس جماعت کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ اس سے پہلے یہ جماعت جہلم شہر کے ساتھ منسلک تھی۔ اور چوہدری ناصر احمد صاحب مالک فلور مل سرائے عالمگیر درمیان میں کچھ عرصہ اس کے صدر رہے لیکن وہ اکثر کراچی میں رہتے تھے۔ جس سے باقاعدگی سے کام نہیں ہوتا تھا یوں چوہدری صاحب اس جماعت کے لئے سرمایۂ افتخار تھے۔ وہ نہایت ہی مرنجاں مرنج اور بے ضرر انسان تھے۔ اپنے اور بیگانے ان سے محبت کرتے تھے۔ وہ قول سدید کے قائل تھے۔ ہمیشہ سچی اور سیدھی بات کرتے تھے۔ 25 سال تک سرائے عالمگیر میں جماعت کے صدر رہے۔ نیکی، پارسائی، تقویٰ، سچائی تحمل و بردباری کی تصویر تھے۔ جماعت کے لئے اخلاق کا نمونہ تھے۔ خاکسار نے 25 سال میں کبھی تیزی اور جوش کی حالت میں ان کے منہ سے بلند آواز سے کوئی بات نہیں سنی۔ عبادت اور تلاوت قرآن میں سب سے آگے تھے۔ خاکسار جب کبھی صبح سویرے اچانک ان کے مکان پر پہنچا انہیں تلاوت قرآن کرتے ہوئے پایا۔ لمبی نمازیں اور لمبے سجدوں میں وقت گزارنا ان کا روزانہ کا معمول تھا۔ خاکسار عصر، مغرب، اور عشاء کی نمازیں ان کے ساتھ پڑھتا۔ طبیعت خود بخود ان کی طرف کھنچی جاتی تھی۔ سرائے عالمگیر میں خاکسار کے سب سے بہترین دوست وہی تھے۔ ان میں نیکی کی ایسی قوت تھی جو سخت سے سخت دلوں کو موم بنا دیتی تھی۔ اپنے تو اپنے بیگانے بھی ان کے سامنے سر نہ اٹھا سکتے تھے۔ بیت الذکر کے گرد اکثر مہاجرین اور کشمیری گھرانے آباد تھے۔ جو چوہدری صاحب کا احترام کرتے تھے۔

خاندان

چوہدری عبدالقیوم کا تعلق سرائے عالمگیر کے مشہور خاندان سے ہے آباؤ اجداد اورنگ زیب کے زمانے سے زمین کے مالک چلے آرہے ہیں۔ ان کا قبرستان تھا جس میں آباؤ اجداد کی قبریں خاکسار نے دیکھیں۔ چوہدری صاحب کا مکان سرائے عالمگیر کے قلعہ کے اندر تھا۔ بعد میں وہ اپنی زرعی زمین میں مکان بنا کر رہنے لگے۔ اور پرانا مکان چھوڑ دیا۔ اورنگ زیب عالمگیر کے زمانہ میں شہر کے چاروں طرف فصیل تھی۔ خاکسار نے 1980ء تک اس کے آثار دیکھے بعد میں آبادی کی وجہ سے یہ فصیل برباد ہوگئی۔

چوہدری صاحب کے دادا شمس الدین علاقے کے مشہور زمیندار تھے۔ ان کے پانچ بیٹے تھے۔ جن میں سے سیف علی، رحم علی، دیوان علی اور نیک محمد نے احمدیت قبول کرلی تھی جب کہ پانچویں بیٹے مشتاق علی خود تو غیر احمدی رہے لیکن ان کے دو بیٹوں میں سے عبدالحق احمدی ہوگئے۔

سرائے عالمگیر کے مزید احمدی خاندان

سرائے عالمگیر میں سب سے قدیمی خاندان چوہدری عبدالقیوم کا ہی ہے چونکہ اس مضمون میں صرف ان کی سوانح کا ذکر مقصود ہے اس لئے ملک سردار خاں اور عبدالغنی بٹ کا ذکر یہاں زیادہ نہیں کیا جا سکتا۔ صرف اتنا اشارہ کر دینا کافی ہے کہ ملک سردار خاں موصی تھے اور ایک بڑی جائیداد کے مالک تھے۔ اسی طرح صوبیدار عبدالغنی بٹ صاحب کشمیری خاندان کے سربراہ تھے جو کچھ عرصہ اس جماعت کے صدر بھی رہے ان کا خاندان بعد میں احمدیت سے منحرف ہو گیا۔ اس کے علاوہ اردگرد کے ملحقہ دیہات کے افراد بھی چندہ یہیں دیتے تھے۔ جن میں مراد بیگ کھدریالہ بہت مشہور ہیں۔

قبول احمدیت

نیک محمد صاحب کینیا (افریقہ) میں بسلسلہ ملازمت گئے تو ایک احمدی اصغر علی کے ذریعے سلسلہ میں داخل ہوگئے۔ سیف علی بھی بھائی سے جاملے اور احمدی ہوگئے۔ اسی طرح رحم علی صاحب روزگار کے سلسلے میں عراق گئے اور بصرہ میں رہائش کے زمانہ میں احمدیت قبول کی۔

جب جہلم میں حضرت مسیح موعود تشریف لائے تو ان کی آمد پر جہاں مشتاقان دید کا بڑا ہجوم تھا وہاں کچھ مخالفین بھی ایذا رسانی میں پیش پیش تھے۔ کہتے ہیں کہ دیوان علی اس یورش میں سب سے آگے تھے۔ ان کے ہاتھ میں کنکر بھی تھا۔ انہوں نے یہ کنکر ایذا رسانی کی غرض سے ہاتھ میں تھام کر ہاتھ بلند کیا کہ اچانک ان کی نظر مسیح موعود کے چہرے پر پڑی۔ فوراً ہی ان کا ہاتھ شل ہوکر نیچے کو آرہا اور دل و دماغ اس دیدار سے بہت متاثر ہوئے۔ گھر میں منشی رحم علی قادیان سے اخبار الحکم منگوایا کرتے تھے دیوان علی اسے چوری چھپے اپنے کپڑوں میں لپیٹ کر باہر لے جاتے اور کھیتوں میں تنہائی کے دوران مطالعہ کرتے۔ ان پر اتنا اثر ہوا کہ انہوں نے بیعت کا ارادہ کرلیا۔ چنانچہ پاپیادہ قادیان روانہ ہو گئے۔ اور مسیح موعود کی وفات کے کچھ بعد خلافت اولیٰ کے زمانہ میں بیعت کرکے واپس آئے۔

چوہدری عبدالقیوم صاحب چوہدری دیوان علی صاحب کے فرزند اکبر تھے۔ 1921ء میں پیدا ہوئے مڈل تک تعلیم حاصل کی۔ قرآن مجید کا اکثر حصہ حفظ کر رکھا تھا۔ 16 سال کی عمر میں برٹش انڈین آرمی میں بطور سپاہی بھرتی ہوئے۔ یہ جنگ عظیم دوم کا زمانہ تھا جب سنگاپور پر جاپان کا قبضہ ہوا اور وہاں برٹش آرمی کو ہتھیار ڈالنے پڑے اور یہ فوج کا حصہ جاپان کی قید میں چلا گیا ان قیدیوں میں آپ بھی شامل تھے۔ 1945ء میں یہ جنگ ختم ہوئے اور آپ کو قید سے رہائی ملی۔ زمانہ فوج کے دوران 6 میڈل ملے جو خاکسار نے دیکھے وہ یہ ہیں۔

باقی صفحہ 6 پر

کینیڈا کے متعلق اہم معلومات

سرکاری نام:
وفاق کینیڈا (Federal States of Canada)

پرانا نام:
نیوفرانس

وجہ تسمیہ:
کینیڈا ریڈ انڈین لوگوں کی مقامی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں "ایک دیہات"

محل وقوع:
شمالی امریکہ

حدود اربعہ:
اس کے شمال میں بحیرہ منجمد شمالی۔ شمال مشرق میں خلیج بافن اور خلیج ڈیوس۔ مشرق میں بحراوقیانوس۔ جنوب میں امریکہ، مغرب میں بحرالکاہل اور امریکہ کی ریاست الاسکا واقع ہیں۔

جغرافیائی صورتحال:
کینیڈا رقبے کے لحاظ سے دنیا کا دوسرا بڑا ملک ہے اور بحراوقیانوس سے بحرالکاہل تک واقع ہے۔ اس کی مشرق سے مغرب لمبائی 5187 کلومیٹر (3223 میل) اور شمال سے جنوب چوڑائی 4627 کلومیٹر (2875 میل) ہے۔ کینیڈا جنوب میں قطب شمالی سے امریکہ کی سرحد تک پھیلا ہوا ہے۔ مغربی کینیڈا خشک، بنجر اور پہاڑی ہے۔ شمالی حصہ بحیرہ منجمد شمالی اور برفانی جزیروں پر مشتمل ہے۔ خلیج ہڈسن کے اردگرد کا علاقہ جھیلوں اور دریاؤں والا ہے۔ ساحل کی لمبائی 243,791 کلومیٹر (151,492 میل)

رقبہ:
9,970610 مربع کلومیٹر (3,849,652 مربع میل)

آبادی:
3 کروڑ 10 لاکھ نفوس (2000ء)

دارالحکومت:
اوٹاوہ Ottawa (4 لاکھ)

بلندترین مقام:
ماؤنٹ لوگان (5951 میٹر)

بڑے شہر:
اوٹاوہ، مانٹریال، ٹورنٹو، وینکوور، ایڈمنٹن، ونی پیگ، کیلگری، ہملٹن، کیوبک، رجینا، سینٹ جان۔

سرکاری زبان:
انگریزی (فرانسیسی)

مذاہب:
عیسائیت (رومن کیتھولک 46 فیصد، پروٹسٹنٹ 16 فیصد، اینگلیکن 10 فیصد)

اہم نسلی گروپ:
برطانوی 40 فیصد، فرانسیسی 27 فیصد، یورپی 20 فیصد، باقی مخلوط

یوم وفاق:
یکم جولائی 1867ء

رکنیت اقوام متحدہ:
9 نومبر 1945ء

کرنسی یونٹ:
کینیڈین ڈالر=100 سینٹ (بینک آف کینیڈا)

انتظامی تقسیم:
10 صوبے اور 2 علاقے

موسم:
نہایت خوشگوار اور سرد رہتا ہے۔ مارچ میں برف پگھلتی ہے۔ نومبر میں برفباری کا آغاز ہوتا ہے۔

اہم زرعی پیداوار:
گندم، جو، پھل اور سبزیاں، آلو، مکئی، تمباکو، ڈیری (مویشی، گائے بھینس، سؤر)

اہم صنعتیں:
فوڈ پروسیسنگ، گاڑیاں، ہوائی جہاز، مشینری، کیمیائی اشیاء، کاغذ، فولاد، آبی توانائی، مچھلی کی پیکنگ، سیاحت۔

اہم معدنیات:
پٹرولیم، قدرتی گیس، تانبا، لوہا، سونا، چاندی، زنک، نکل، یورینیم، سیسہ، پارہ، مولی بڈنیم، نمک۔

مواصلات:
قومی فضائی کمپنیاں "ایئر کینیڈا، کینیڈین ایئر لائنز" (106 ہوائی اڈے)

(بحوالہ انسائیکلوپیڈیا اقوام عالم)

کینیڈا اور اس کا ماحول

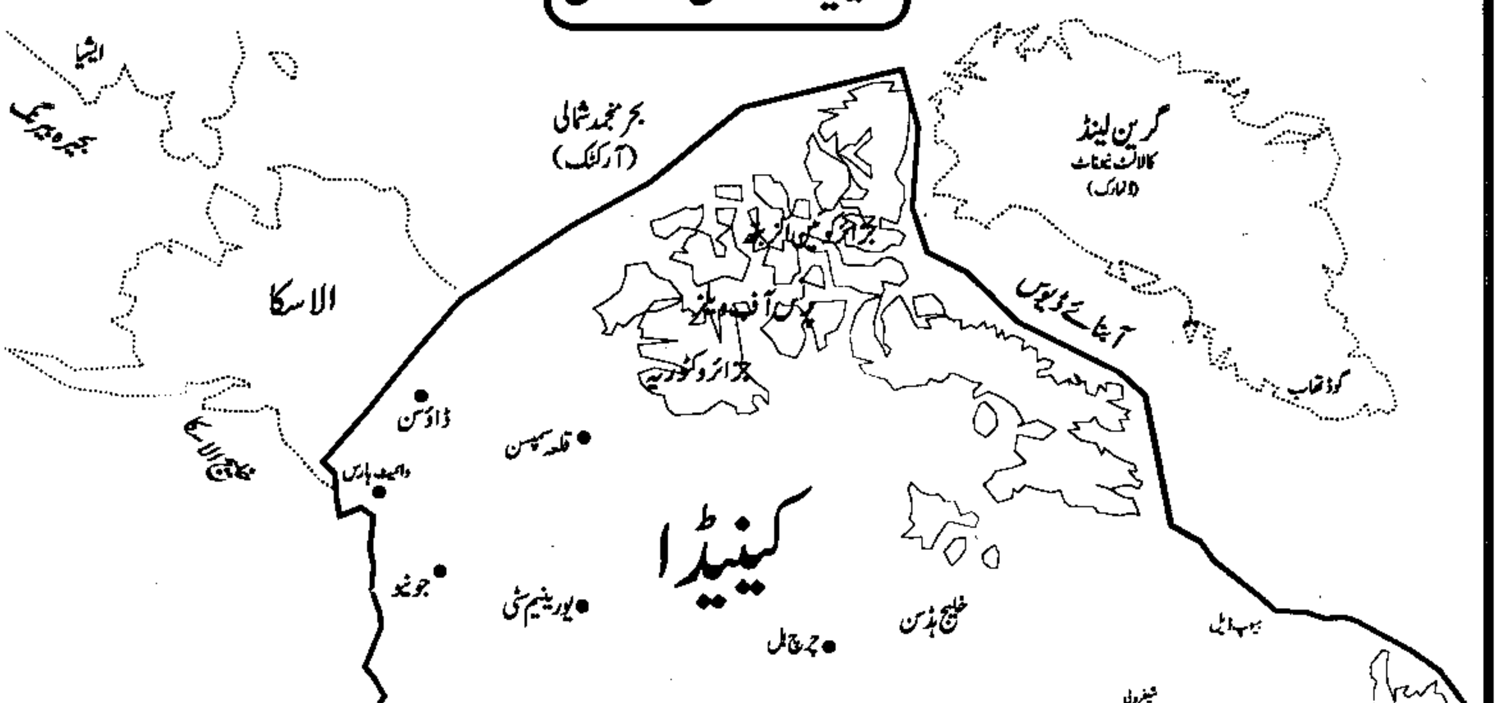

بقیہ صفحہ 4

ستارہ حرب 1385ھ، جارج پنجم کا میڈل، تمغہ جنگ، میڈل جنگ عظیم دوم (Paşific Star Rexet India Eimp 1939-1945)

جنگ سے واپسی پر فوج سے فارغ کر دیئے گئے۔ 13 فروری 1948ء کو آپ کی شادی صوفی غلام محمد صاحب کی صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سے ہوئی جس سے چار لڑکے اور دو لڑکیاں اللہ تعالیٰ نے عطا کیں۔

سرائے عالمگیر کے قلعے کے باہر چوہدری صاحب کی زرعی زمین اور ایک باغ بھی تھا۔ اس زمین کے ایک حصہ میں چوہدری ناصر احمد نے اپنی فلور مل قائم کر رکھی تھی۔ 1975ء میں خاکسار نے صرف خالی عمارت دیکھی جب کہ نہر اپر جہلم کے جنوب مشرقی جانب انہوں نے نئی مل قائم کی تھی۔ اس فلور مل میں چوہدری صاحب نے کچھ عرصہ ملازمت کی۔ لیکن زیادہ تر ان کی معاش کا دارومدار زرعی زمین اور باغ کی آمدنی پر تھا۔ اس اثنا میں ان کے بچے باہر چلے گئے۔ اور چوہدری صاحب کو دنیا کی خدمت کے لئے فراغت میسر آ گئی۔

جماعتی خدمات

چوہدری عبدالقیوم صاحب جماعت احمدیہ سرائے عالمگیر کے روح رواں تھے۔ ان کی ایک خاندانی بیت الذکر زرعی زمینوں کے ساتھ واقع تھی۔ 1974ء سے پہلے تمام ضلع گجرات میں کم و بیش یہی صورت تھی۔ تاہم دیوان علی صاحب نے پہلے ہی بیت الاحمدیہ کے لئے اپنی زمین میں جگہ مختص کر دی تھی۔ رانا منور احمد سابق صدر جماعت چک نمبر 26 تحصیل پھالیہ (موجودہ ضلع منڈی بہاؤالدین) نے خاکسار سے بیان کیا کہ 1966ء میں حافظ بشیر الدین صاحب اور منور احمد وقف عارضی پر یہاں آئے تو بیت الذکر کی بنیادیں کھدوا کر گئے۔ 1976ء میں خدام الاحمدیہ سرائے عالمگیر نے وقار عمل کر کے بیت الذکر مکمل کی اور اس کے لئے فلور مل کی متروکہ عمارت اور ملبے سے اینٹیں حاصل کی گئیں۔ 1997ء میں چوہدری صاحب نے بیت الاحمدیہ کے ساتھ نیا مکان تعمیر کیا اور قلعہ کے اندر والا مکان فروخت کر کے یہاں منتقل ہو گئے تو بیت الاحمدیہ کی رونق اور حفاظت بڑھ گئی۔

بیت الاحمدیہ کے ساتھ مربی ہاؤس، قبرستان اور بیت الاحمدیہ کے صحن کی توسیع کے لئے ملحقہ زمین چوہدری صاحب کی اہلیہ کی تھی جو انہوں نے ان کاموں کی تکمیل کے لئے عطیہ کے طور پر دے دی۔ 1999ء میں چوہدری صاحب کی ہمشیرہ رشیدہ بیگم (زوجہ عبدالحق صاحب) کا انتقال ہوا تو خاندانی قبرستان پر مخالفین جماعت نے قبضہ کر لیا چنانچہ بیت الاحمدیہ سے ملحقہ احاطہ کو قبرستان میں تبدیل کر کے ہمشیرہ کی وہاں تدفین کی گئی۔ چوہدری صاحب کی نعش اسلام آباد سے لاکر انہیں بھی یہیں دفن کیا گیا۔

16 ستمبر 2003ء میں خاکسار نے دیکھا کہ یہاں توسیع بیت الاحمدیہ، چاردیواری قبرستان، تعمیر مربی ہاؤس اور بیرونی گیٹ کی تنصیب کا کام ہو رہا تھا جس کے لئے موجودہ صدر ملک رشید احمد صاحب نے گراں قدر عطیہ دیا۔ جو ڈیڑھ لاکھ کے قریب ہوگا۔ مربی ہاؤس کی تکمیل چوہدری عبدالقیوم صاحب کی خواہش تھی یوں اس جماعت کی مرکزیت میں چوہدری عبدالقیوم اور ان کے خاندان کا بہت بڑا حصہ ہے۔ اور تعمیراتی امداد میں ملک رشید احمد صاحب پیش پیش رہے ہیں اس صدقہ جاریہ پر اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔

محمد شکر اللہ صاحب

بسنت - ایک جان لیوا تہوار

مشہور پنجابی کہاوت ہے کہ:

''آئی بسنت تے پالے اڑنت''

بسنت برصغیر کا ایک موسمی تہوار بھی ہے اور اظہار بہار بھی۔ اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ تفریح کی بدولت انسان چاق و چوبند رہنے کے ساتھ ساتھ ذہین وفطین اور عقل مند رہتا ہے۔ لہٰذا مہذب ممالک میں لوگوں کی ذہنی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے ان کی ہر قسم کی تفریحی سہولیات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ وہاں کے لوگ ان تفریحی سہولیات سے نہ صرف بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں بلکہ وہ ان سے محظوظ بھی ہوتے ہیں۔

لہٰذا تفریح کی افادیت اور اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے دنیا کے مہذب ممالک میں یہ روایت ہے کہ وہ تفریحی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے تمام تر اقدامات بروئے کار لاتے ہیں۔ مگر ہمارے ہاں ایسی چیزیں ناپید ہیں کیونکہ اول تو عام لوگوں کی تفریح طبع کیلئے کوئی انتظام ہی نہیں ہوتا اور اگر خوش قسمتی سے کہیں تھوڑا بہت اہتمام یا کوئی سہولت میسر ہو تو پھر عوام اس کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے نہ صرف اپنی جان تک داؤ پر لگا دیتے ہیں بلکہ ان کا یہ فعل دوسروں کے لئے بھی وبال جان بن جاتا ہے۔

دنیا میں کوئی ایسی مثال نہیں ملتی کہ تفریح کے نام پر کوئی انسانی جان ضائع ہوئی ہو لیکن ہمارے ہاں ہر سال تفریح کے نام پر کئی معصوم اور بے گناہ جانیں ضائع ہو جاتی ہیں جو کہ لمحہ فکریہ ہے۔

کسی زمانے میں پتنگ بازی بھی کھیل ہوا کرتا تھا اس کھیل میں صرف بچے ہی دلچسپی لیتے تھے جنہیں ان کے والدین ڈانٹ ڈپٹ کر نہ صرف اپنے کنٹرول میں رکھتے تھے۔ بلکہ فضول وقت ضائع کرنے سے بھی روکتے تھے۔ جب کہ پتنگ اڑانے کے لئے اس وقت ڈور بھی عام ہی استعمال ہوتی تھی جس سے انسانی جانوں کو کوئی خطرہ یا پریشانی لاحق نہیں ہوتی تھی۔ اور پتنگ بازی واقعی ایک تفریح کی حد تک ہی تھی جس سے بچے پوری طرح لطف اندوز ہوتے تھے۔ یہ حقیقت ہے کہ اس وقت کی پتنگ بازی میں شاید ہی کوئی بڑا حصہ لیتا ہو۔ لیکن گزشتہ چند سالوں سے پتنگ بازی باقاعدہ ایک رسم اور کاروبار بن گئی ہے جس کے لئے باقاعدہ تاریخ معین کی جاتی ہے اور بڑے زور و شور سے اس رسم کی ادائیگی کے لئے تیاریاں کی جاتی ہیں۔ کہیں ڈور کو مانجھے لگائے جاتے ہیں کہیں خصوصی پتنگیں تیار کروائی جاتی ہیں اور کہیں کھانوں کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔ اور پتنگ بازی سے محظوظ ہونے کے لئے چھتوں پر رکھے ڈیکوں کے ذریعے بھی پورا ایک سماں باندھا جاتا ہے یہی نہیں بلکہ ڈانس، رقص، لڈی اور بھنگڑا ڈالنے کے علاوہ ہوائی فائرنگ تک بھی کی جاتی ہے۔ جو کہ سراسر فضول خرچی، لغویات اور زیاں کاری ہے۔ اور کسی طرح بھی ہمارا شعار نہیں بن سکتی۔

بسنت کے لوازمات سے شریف شہری نہ صرف پریشان ہوتے ہیں بلکہ ان کا جینا بھی دوبھر ہو جاتا ہے۔

بعض بدقسمت ایسے بھی ہیں جو کے قاتل ڈور کی وجہ سے اپنی زندگی کی ڈور بھی کٹوا بیٹھتے ہیں۔

پتنگ باز تو چھتوں پر چڑھ کر پتنگ بازی کرتے ہیں۔ لیکن پتنگوں کو لوٹنے والے بچے چھتوں سے گر کر اور سڑکوں کو عبور کرتے ہوئے گاڑیوں کی زد میں آ کر زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ ایک سرکاری رپورٹ کے مطابق گزشتہ سالوں میں صرف لاہور میں قاتل ڈور کی وجہ سے 42 معصوم اور بے گناہ شہری اپنی زندگی کی بازی ہار گئے۔

تفریح کے نام پر ہلڑ بازی اور بھارتی گانوں کی یلغار نہ کسی بیمار کی تکلیف واذیت اور نہ کسی عبادت گزار کا خیال، آپ ہی سوچئے یہ کیسا تہوار ہے اور کیسی خوشی ہے؟ اس لئے بہتر ہے کہ ایسی تفریح سے کلی اجتناب کیا جائے اور ایسی تفریحات کا انتخاب کیا جائے جو صحت مند، پروقار اور خوشی دینے والی ہوں کسی کو دکھ دینے والی نہ ہوں۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35837 میں فیصل خلیل خان ولد خلیل احمد خان قوم پٹھان پیشہ تجارت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فیصل خلیل خان ولد خلیل احمد خان علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 رانا مبارک احمد ولد رانا محمد یعقوب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 خلیل احمد خان والد موصی

مسل نمبر 35838 میں قیصر خلیل خان ولد خلیل احمد خان قوم پٹھان پیشہ تجارت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد قیصر خلیل خان ولد خلیل احمد خان علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 رانا مبارک احمد ولد رانا محمد یعقوب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 خلیل احمد خان والد موصی

مسل نمبر 35839 میں امین اختر زوجہ بشارت احمد شاہد قوم سندھو جٹ پیشہ خانہ داری عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راج گڑھ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 14-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ

پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/3000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 7 تولے مالیتی -/42000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ لئیق اختر زوجہ بشارت احمد شاہد راج گڑھ لاہور گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد جاوید ولد چوہدری فضل دین راج گڑھ لاہور گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد ولد عبدالعزیز راج گڑھ لاہور

مسل نمبر 35840 میں طاہرہ منیر بنت محمد منیر احمد جاوید قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اعوان ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد رقم -/2000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ طاہرہ منیر بنت محمد منیر احمد جاوید اعوان ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 ملک عزیز احمد ولد ملک عباس خان رسول پارک لاہور گواہ شد نمبر 2 محمد منیر احمد جاوید والد موصیہ

مسل نمبر 35841 میں ساحرہ منیر بنت محمد منیر احمد جاوید قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اعوان ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ساحرہ منیر بنت محمد منیر احمد جاوید اعوان ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 ملک عزیز احمد ولد ملک عباس خان رسول پارک لاہور گواہ شد نمبر 2 محمد منیر احمد جاوید والد موصیہ

مسل نمبر 35842 میں رخسانہ فردوس زوجہ ظفر احسان قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیولری گراؤنڈ کینٹ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-4-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 7 تولے مالیتی -/47250 روپے۔ حق مہر وصول شدہ -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ رخسانہ فردوس زوجہ ظفر احسان کینٹ لاہور گواہ شد نمبر 1 ظفر احسان خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 تنویر احمد خان ولد محمد صدیق خان کینٹ لاہور

مسل نمبر 35843 میں فرح شریف رفیق بنت شریف احمد رفیق قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 5 تولے مالیتی -/35000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ فرح شریف رفیق بنت شریف احمد رفیق کراچی گواہ شد نمبر 1 شریف احمد رفیق والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 عطاء الرحمٰن طاہر کراچی

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

ادارہ الفضل مکرم احمد حبیب صاحب گل کو بطور نمائندہ مینیجر الفضل توسیع اشاعت، بقایاجات کی وصولی اور اشتہارات کے لئے ضلع اوکاڑہ بھیج رہا ہے۔ امراء مربیان معلمین اور احباب کرام سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے دورے کو کامیابی سے ہمکنار کرے۔ آمین (مینیجر الفضل)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار 16 فروری 2004ء

12-15 a.m عربی سروس
1-15 a.m گلشن واقفین نو
2-20 a.m سوال و جواب انگریزی
3-20 a.m تقریر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب
4-25 a.m سوال و جواب اردو
5-00 a.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m چلڈرنز پروگرام
6-25 a.m سوال و جواب
7-30 a.m کوئز روحانی خزائن
8-15 a.m فرانسیسی سروس
9-20 a.m کوئز۔ خطبات امام
9-50 a.m گلشن واقفین نو
11-05 a.m تلاوت، خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-30 p.m چائنیز سروس
1-00 p.m چائنیز سیکھئے
1-35 p.m سوال و جواب
2-30 p.m کوئز: خطبات امام
3-00 p.m انڈونیشین سروس
4-00 p.m زندہ لوگ
4-30 p.m سفر ہم نے کیا
5-00 p.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
5-40 p.m سوال و جواب
6-50 p.m بنگلہ سروس
7-50 p.m فرانسیسی سروس
8-50 p.m جرمن سروس
9-55 p.m تعارف
11-05 p.m لقاء مع العرب

ولادت

مکرم ثاقب عمر مرزا صاحب عمر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 23 جنوری 2004ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے بچی کا نام "رامین ثاقب" تجویز ہوا ہے۔ بچی مکرم احمد عمر مرزا صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور حال کینیڈا کی پوتی اور مکرم مرزا مبشر احمد صاحب نگران وقف نو مصطفیٰ ٹاؤن لاہور کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو باعمر خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

کمبائینڈ فیبرکس
پرائیویٹ لمیٹڈ
عطاء بخش روڈ 17 کلومیٹر فیروز پور روڈ
لاہور پاکستان
TEL:92-42-111-111-116
Fax: 92-42-582-0112
Mobile: 92-300-844-7706
Email: info@combinedfabrics.com
Http:www.combinedfabrics.com

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعہ	13 فروری	زوال آفتاب	12-23
جمعہ	13 فروری	غروب آفتاب	5-53
ہفتہ	14 فروری	طلوع فجر	5-27
ہفتہ	14 فروری	طلوع آفتاب	5-50

نکاح وتقریب شادی

✿ مکرمہ سعدیہ سرور صاحبہ بنت مکرم رانا محمد سرور صاحب ٹیکسلا سابق صدر حلقہ رام سوامی وزعیم اعلیٰ انصاراللہ صدر کراچی کی شادی ہمراہ مکرم چوہدری ارشد احمد صاحب ایڈووکیٹ ابن مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب ڈاور ضلع جھنگ حال دارالفتوح ربوہ مورخہ 21 دسمبر 2003ء کو ٹیکسلا میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے ان کے نکاح کا اعلان بعوض ڈیڑھ لاکھ روپے حق مہر پر کیا اور دعا کروائی۔ مورخہ 22 دسمبر 2003ء کو دارالفتوح ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ احباب جماعت کی خدمت میں اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

✿ مکرم مسعود جاوید صاحب آف فرینکفرٹ جرمنی اطلاع دیتے ہیں کہ خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم عامر محمود شمس صاحب ابن مکرم غلام مرتضیٰ جاوید صاحب عمر 31 سال بوجہ ہارٹ اٹیک جرمنی میں مورخہ 23 جنوری 2004ء کو وفات پاگئے۔ آپ جرمنی جماعت کے شعبہ کمپیوٹر کے کارکن تھے۔ مورخہ 2 فروری 2004ء کو آپ کے جسد خاکی کو بذریعہ ہوائی جہاز خاکسار پاکستان لے کر آیا۔ اسی دن بعد نماز ظہر بیت مبارک میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدازاں قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی اور مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے دعا کروائی۔ مرحوم نے والدین کے علاوہ ایک بھائی اور دو بہنیں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے اور مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

ولادت

✿ مکرم محمد اختر چیمہ صاحب لینڈ ریکلیمیشن آفیسر (ریٹائرڈ) محکمہ انہار حال دارالنصر غربی منعم ربوہ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ مبشرہ ہما صاحبہ اہلیہ مکرم مقبول احمد طاہر صاحب آف ونڈسر (کینیڈا) کو مورخہ 28 جنوری 2004ء بروز بدھ پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام "اریج طاہر" تجویز ہوا ہے، نومولودہ مکرم محمد اسلم شاکر صاحب رشید نگر سمن آباد فیصل آباد کی پوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے نیک، خادمہ دین باعمر اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

✿ مکرم عطاء المنان قمر صاحب معلم وقف جدید لکھتے ہیں۔ خاکسار کے برادر نسبتی مکرم منیر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 23 جنوری 2004ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سفیر احمد نام عطا فرمایا ہے۔ بچہ مکرم رفیق احمد صاحب مرحوم دارالیمن غربی کا پوتا اور مکرم بشارت احمد صاحب نارنگ منڈی کا نواسہ ہے۔ بچے کے نیک، درازی عمر اور قرۃ العین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

✿ محترم ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب سبزہ زار ملتان روڈ لاہور کی اہلیہ صاحبہ جوڑوں کی تکلیف سے بیمار ہیں۔

✿ محترم ملک مظفر احمد صاحب سیکرٹری مال حلقہ جماعت احمدیہ سمن آباد لاہور کی اہلیہ کے پاؤں کی دونوں ایڑھیوں کی ہڈیوں کا فریکچر ہوگیا ہے۔

✿ محترمہ جمیلہ طارق صاحبہ ہما بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے ماموں دماغی شدید بیمار ہیں۔

✿ مکرم چوہدری نیاز احمد صاحب صدر حلقہ اچھرہ لاہور کے پاؤں میں فریکچر ہوگیا ہے۔

✿ مکرم مرزا اقبال بیگ صاحب اوران کی اہلیہ محترمہ ثمینہ اقبال صاحبہ ہما بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور شدید بیمار ہیں۔

✿ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب راجپوت محمود جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ ٹانگ میں شدید درد رہتا ہے۔

احباب جماعت سے ان سب کی مکمل جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

✿ مکرم عبدالحی صاحب کریسنٹ بک ڈپو مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ اہلیہ ہومیو ڈاکٹر عبدالباری صاحب بنگالی مرحوم کو فالج کا اٹیک ہوا ہے جس کی وجہ سے طبیعت خراب ہے احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 1

خدمت کی توفیق پانے کے بعد جنوری 1983ء میں زیمبیا تشریف لے گئے۔ اپریل 1990ء میں آپ کا تبادلہ زمبابوے ہوا جہاں آپ نے بطور امیر ومشنری انچارج 13 سال تک نہایت محنت، اخلاص اور جانفشانی سے خدمت کی سعادت پائی۔ پسماندگان میں بوڑھے والدین، اہلیہ مکرمہ زاہدہ مسرت صاحبہ اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔

مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم غلام محمد خان بلوچ صاحب۔ آپ 100 سال کی عمر پاکر مورخہ 30 اکتوبر 2003ء کو اپنے خالق حقیقی سے جاملیں۔ مرحومہ مکرم دین محمد شاہد صاحب (ریٹائرڈ) مربی سلسلہ کی والدہ تھیں۔

مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مسعود خورشید سنوری صاحب۔ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ مورخہ 8 نومبر 2003ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور 17 نومبر 2003ء کو بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ آپ نے لجنہ اماء اللہ کے مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔

اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هوالناصر

﴿معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز﴾

الکریم جیولرز

بازار فیصل۔ کریم آباد چورنگی۔ کراچی فون نمبر 6325511-6330334

پروپرائٹر: میاں عبدالکریم غیور شاہ کوٹی

احمد باغ سکیم راولپنڈی میں پلاٹ فروخت کرنے کیلئے رجوع فرمائیں۔

رابطہ: ڈاکٹر افتخار احمد فون: 051-2212127 موبائل: 0333-5131261

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

میاں غلام مرتضیٰ محمود دکان 213649 رہائش 211649

سالانہ امتحانات شروع ہونے والے ہیں اس لئے خوب تیاری کریں اور اگر۔ رفیق دماغ کا استعمال ساتھ جاری رہے تو رزلٹ اللہ کے فضل کے ساتھ توقع کے مطابق ہوگا۔ بچوں اور بڑوں کے لئے یکساں مفید ہے

رفیق دماغ۔ کمزور ذہن کے بچوں کو ضرور استعمال کرائیں

قیمت فی ڈبی -/25 روپے کورس 3 ڈبیاں۔

تیار کردہ: ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ

☎04524-212434 Fax:213966

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

بخارا اصفہان، شجر کار، دیجی مخمل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکرگڑھ

12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎

042-6306163-6368130 Fax:042-6368134

E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

سی پی ایل نمبر 29